New Era Magazine
نیو ایرا میگزین
عشق
از ایمان چوہدری
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عشق

از ایمان چوہدری

ایمان چوہدری نے یہ ناول (عشق) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاہے۔اس ناول (عشق) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے،ڈائجسٹ،سوشل میڈیا،ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ:نیو ایرا میگزین

****

کیسی ہے آپ مس ڈرپوک۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟سیرت ایک الگ کونے میں گھاس پر بیٹھی پڑھ رہی تھی جب ارزم اسے دیکھ اسکے پاس آتے بولا۔۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟سیرت مقابل کو اپنے سامنے دیکھ حیران ہوئی جبکہ ارزم بھی گھاس پر اسکے برابر بیٹھا'

جی میں۔۔۔۔۔۔۔،وہی اجنبی جس نے آپکو بچایا تھا اور آپ نے اسکے لیے مجھے تھینکس بھی نہ بولا ارزم نے جان بوجھ کر پھر سے وہی بات دہرائی"

میری آپی نے آپکو تھینکس کہہ تو دیا تھا سیرت نے گھورتے کہا۔۔۔۔۔۔۔

وہی تو کہہ رہا ہوں انہوں نے بولا، آپ نے نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!! حالانکہ جان میں نے آپکی بچائی تھی مس ڈرپوک۔۔۔۔۔۔مقابل نے سیرت کو چڑانے کے لیے گویا"

آپ مجھے ڈرپوک کیوں بول رہے ہیں۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟سیرت نے مقابل کا ڈرپوک والا لفظ پکڑتے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔

کیونکہ آپ ڈرپوک ہے ارزم نے سیرت کا منہ بنتے دیکھ شرارت سے بولا:

دیکھیے۔۔۔۔۔۔۔اگر آپ نے ہمیں کتے سے ڈرتے دیکھ لیا تو اسکا یہ مطلب نہیں کہ ہم ڈرپوک ہے سیرت نے منہ پھولاتے جواب دیا

اچھا مجھے تو لگا شاید آپ جانوروں کے ساتھ ساتھ کیڑے مکوڑوں سے بھی ڈرتی ہے،

مقابل نے سیرت کی طرف دیکھتے پھر سے اسے شرارتا چھڑا۔۔۔۔۔۔

نہ۔۔۔ نہیں میں تو نہیں ڈرتی سیرت نے نظریں چراتے جھوٹ بولا جبکہ ارزم کو اسکے چہرے سے معلوم ہو گیا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے"

اچھا پھر تو سہی۔۔۔۔۔۔۔سیرت یہ تمہارے کندھے پر کیا بیٹھا ہے ارزم سیرت کو کہتے پھر اچانک اسے ڈرانے کے لیے بولتے جلدی سے خود بھی پیچھے ہٹا جبکہ سیرت تو یہ سنتے رونے والی ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کیا ہے۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟پ۔۔۔۔پ۔۔۔پلیز جو بھی ہے اسے ہٹا دے مجھے ان سب چیزوں سے بہت ڈر لگتا ہے سیرت سے ڈر کے مارے ہلا بھی نہیں جا رہا تھا

اس لیے بنا اپنے کندھے کی طرف دیکھے وہ آنکھیں بند کیے ارزم سے کہنے لگی:

ارزم کا پہلے تو سیرت کو مزید ڈرانے کا ارادہ تھا لیکن اسکی رونے والی شکل دیکھ اسے برا لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہے سیرت ریلکس، مقابل سیرت کی گالوں پر لڑھکتے آنسو دیکھ گویا"

نہیں مجھے پتا ہے آپ مجھ سے جھوٹ بول رہے

New Era Magazine

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔،کیونکہ میں نے آپکو تھینکس نہیں بولا

تھا'پلیز اسے ہٹادے

میں آپکو دو بار تھینکس کہہ دوں گئی سیرت نے جیسے ہی یہ بولا تو ارزم جس کو اسکی یہ

حالت دیکھ برا لگ رہا تھا اسکی بات پر مسکرا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سیرت اپنی آنکھیں کھولوں اور دیکھو کچھ نہیں ہے تمہارے کندھے پر میں نے صرف

مذاق کیا تھا لیکن تم نے ثابت کر دیا کہ تم ڈرپوک کے ساتھ روتوں لڑکی بھی ہو مقابل

سیرت کو بازو سے پکڑتے مسکراتے بولنے لگا'

جبکہ مقابل کی بات سن سیرت اپنی آنکھیں کھولتے اسے دیکھنے لگی

سچی کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟سیرت نے ارزم کی نیلی آنکھوں میں دیکھتے

پوچھا جبکہ مقابل تو اسکی سن ہی نہیں رہا تھا وہ تو اسکی کالی سیاہ جھیل سی آنکھوں میں ہی

کھویا ہوا تھا"

کہاں کھو گئے آپ۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟سیرت مقابل کے ہاتھوں کو اپنے بازو سے

ہٹاتے انہیں پکڑتے سوال کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہیں نہیں،سیرت کے ہاتھ پکڑنے پر مقابل ہوش میں آتے گویا پھر سیرت کے

ہاتھوں سے اپنے ہاتھ نکالتے اس سے دور ہوا:

ارزم اپنی کیفیت سمجھنے سے قاصر تھا کہ کیوں اسکا دل سیرت کا دیوانہ ہوا جارہا ہے جبکہ وہ اچھے سے جانتا ہے کہ وہ کسی اور سے کمیٹیڈ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ازلان کی کال آتا دیکھ ارزم وہاں سے چلا گیا جبکہ اسکے جانے کے بعد سیرت جب کافی حد تک سنبھل گئی تب اسے ارزم کی بات یاد آئی کہ اس نے اسکے ساتھ مذاق کیا تھا' یہ اجنبی تو بہت چالاک ہے ہم نے اسے تھینکس نہیں کہا تھا اسی لیے اس نے ہمیں ڈرایا اب جب یہ ہم سے ملے تو ہم ان سے بات نہیں کریں گئے سیرت خود سے کہتی اپنی بکس سمیٹنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

افان یار تو نے اُذا بے بی کو کہیں دیکھا۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟ مجھے تو کافی دن سے نظر نہیں آرہی۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!! محد نے

اُذا کو آتے دیکھ اونچی آواز میں کہا۔۔۔۔۔۔

کیونکہ جس دن سے مائیکل والا معاملہ ہوا تھا،

اُذا اس سے بات نہیں کررہی تھی ویسے بات تو

وہ پہلے بھی اتنی نہیں کرتی تھی'

لیکن محد کی باتوں پر چڑ کر جواب ضرو دیتی تھی پر اب وہ بھی نہیں کر رہی تھی اور یہ بات محد برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

یہ کیسی باتیں کر رہا ہے تو یار۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟ کل ہی تو وہ ملی تھی افان نے نا سمجھی سے بولا"

اچھا۔۔۔۔۔!!!!!! مجھے تو نہیں ملی، لگتا ہے اس دن والی بات کو لے کر ابھی بھی ناراض ہے اُذا جان۔۔۔۔۔۔۔ محد نے اُذا کو سنانے کے لیے جان بوجھ کر جان کا لفظ استعمال کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

کیونکہ اسے وہ اچھے سے جانتا تھا اُذا ایسی لفظوں سے چڑتی ہے:

افان مجھے تمہارے نوٹس چاہیے تمہارے پاس ابھی ہے تو دے دوں اُذا نے مقابل کی بات کو اگنور کرتے افان کو مخاطب کیا جبکہ محد تو اسے جان والی بات پر بھی ریاکٹ نہ کرتے دیکھ جز بز کا شکار ہوا۔۔۔

افان کے نوٹس گھر رہ گئے ہیں تم میرے لے لو، افان کے کچھ بولنے سے پہلے ہی محد بول اٹھا"

جبکہ نوٹس گھر رہ گئے والی بات پر افان نے حیرانگی سے محد کو دیکھا جو اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں چپ رہنے کا اشارہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں میں کسی اور سے لے لو گئی اُذا نے بنا محد کی طرف دیکھے جواب دیا'

ارے کسی سے کیوں لوں گئی تم۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟میں اپنے دیں تو رہا ہوں اُذا

ڈارلنگ۔۔۔۔۔۔۔۔ محد نے اُذا کے آگے آتے جلدی سے گویا جبکہ اسکے ڈارلنگ

کہنے پر

اُذا اسے گھورنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

(ایک نمبر کا ٹھرکی، فلرٹ ہے یہ۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!جان بوجھ کر مجھے تنگ کر رہا

ہے لیکن آج تو میں

بھی اسے مزہ چکا کر رہوں گئی اُذا نے مقابل کو گھوری سے نوازتے دل میں

بڑبڑایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم مجھے ڈارلنگ کیوں بول رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟محد ڈیئر جان بولو نہ، جیسے

پہلے بول رہے تھے

اُذا نے مسکراتے اپنی انگلی مقابل کے چہرے پر پھیری"

جبکہ اُذا کے منہ سے یہ بات سن افان شاک کی کیفیت میں اسے دیکھنے لگا ویسے شاک تو

کسی اور کو بھی لگا تھا محد کو یقین نہیں آ رہا تھا یہ سب اُذا نے بولا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

محد شونا تم مجھے یوں کیوں دیکھ رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟بولو نہ جان اُذا مقابل کے قریب ہوتے بولی جبکہ اُذا کو خود کے قریب ہوتے دیکھ محد جلدی سے چند قدم دور ہوا' وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اُذا کو اچانک کیا ہوا ہے سمجھ تو افان بھی نہیں پا رہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

محد جان تم دور کیوں ہو گئے مجھ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟؟میرے نزدیک آؤنا اُذا نے مقابل کو دور ہوتے دیکھ اسکی طرف قدم بڑھائے۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ محد نے الجھتے پیچھے کو قدم لیے جیسے جیسے اُذا آگئے بڑھ رہی تھی مقابل پیچھے پیچھے جا رہا تھا،

جب اچانک وہ کسی سے زور سے ٹکرا گیا اس نے جیسے ہی مڑتے دیکھا تو سر ہیری کو اپنے سامنے دیکھ اسکے ہوش اُڑے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب تو توں گیا محد سر ہیری اب تجھے چھوڑنے والے نہیں محد سر ہیری کے غصے سے اچھی طرح واقف تھا اس لیے خود سے بڑبڑایا"

اُذا جو پہلے ہی سر ہیری کو دیکھ چکی تھی جب وہ کچھ سٹوڈنٹ کو ڈانٹ رہے تھے تب ہی اسکے دماغ میں محد کو سبق سکھانے کا آئیڈیا آیا'

اب اپنا پلین پورا ہوتے ہی وہ جلدی سے پلر کی آڑ میں چھپ گئی تا کہ محد کو ڈانٹ پڑتے دیکھ سکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

محد یہ تمہارے چلنے کا کونسا طریقہ ہے۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟لوگ آگے کو چلتے ہے اور تم پیچھے کو کتنی زور سے تم نے مجھے ٹکر ماری ہے سر ہیری نے محد کو غصے سے سنایا:

سر وہ میں تو اسکی وجہ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!! جیسے ہی محد نے اُذا کا بتانے کے لیے پیچھے دیکھا تو وہاں کوئی نہیں تھا اُذا کو وہاں نہ دیکھ مقابل کے دماغ میں جھماکا ہوا اور اسے سارا گیم سمجھ آگیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ افان جو پہلے اُذا کے ریکشن پر حیران تھا اسے بھی اب سب سمجھ آگیا لیکن ابھی وہ محد کے لیے کچھ نہیں کر سکتا تھا اس لیے دور سے کھڑا اسکی درگت بنتے دیکھنے لگا"

کس کی وجہ سے محد۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟؟آپکے پیچھے کوئی نہیں ہے سر ہیری نے غصے سے کہا

سوری سر، محد نے اب سوری بولنے میں ہی اپنی عافیت جانی لیکن سامنے بھی سر ہیری تھے جو باتیں سنائے بغیر چھوڑنے والے نہیں تھے'

سر ہیری نے محد کے سوری کہنے کے باوجود اچھی خاصی کلاس لگائی جس کا اُذا پلر کے پیچھے سے مزہ لیتی رہی۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں تو اب کوئی بتانا پسند کریں گا۔۔۔۔۔!!!!!!! کہ اس وقت کلاس میں تم لوگوں کے اس پاگل پن کی وجہ کیا تھی۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟ روحان نے ان سب کو گھورتے اِما کی طرف دیکھتے سوال کیا۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ وہ سب اب ایسے نیچے منہ کیے بیٹھے تھے جیسے روحان کوئی ٹیچر ہو اور وہ سب اسکے سٹوڈنٹ، اب انکے ٹیچر نے کوئی مشکل سوال پوچھ لیا ہو'

جسکا اب انہیں جواب نہیں آتا اس لیے وہ سب ٹیچر سے بچنے کے لیے منہ نیچے کیے بیٹھے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایسا کیا کیا تم لوگوں نے۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟ جسکا روحان بھائی پوچھ رہے ہیں نایاب نے آہستہ آواز میں اِما سے پوچھا

جبکہ سیرت جسکے دل میں بھی یہی سوال چل رہا تھا وہ بھی انکی طرف متوجہ ہوئی کیونکہ وہ دونوں ہی اس وقت انکے ساتھ نہیں تھی"

ویسے اچھی بینڈ بجائی تم لوگوں نے لڑکوں کی اِما کے سب بتاتے ہی نایاب اور سیرت نے ہنستے گویا جبکہ اِما جو انکے ساتھ مسکرا رہی تھی اپنے اوپر سخت نظروں کی تپش محسوس کرتے جیسے ہی گھورنے والے کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو روحان کو خود کو گھورتے دیکھ ہنسی کو بریک لگاتے منہ نیچے کر کے بیٹھ گئی'

اب کوئی جواب دیں گا روحان نے اِما سے نظریں ہٹاتے غصے سے ان سب سے پوچھا:

وہ بھائی پہلے انہوں نے ہی لڑائی شروع کی تھی کامل نے سب لڑکوں کی جان بچاتے لڑکیوں کی طرف اشارہ کیا جبکہ اسکے الزام پر سب لڑکیاں منہ اوپر کیے اسے گھورنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں بھائی کامل بھائی جھوٹ بول رہا ہے پہلے انہوں نے ہی ہمیں چڑیلیں بولا تھا فشین نے کامل کو آنکھیں دکھاتے اپنے بڑے بھائی سے بولا"

جبکہ اب سب لڑکے لڑکیوں کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگے

بھائی اگر ہم

نے انہیں چڑیلیں کہا تو انہوں نے بھی ہمیں جن بولا جیسے ہی روحان لڑکوں کی طرف گھوما تو احان جلدی سے گویا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا اسکے بعد جو تم لوگوں نے ہمیں ڈائن کہا تھا وہ بھی تو بتا و عزہ نے احان کو غصے سے دیکھتے کہا' روحان کو اب انکی باتیں سن مزید غصہ آنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر تو تم لوگوں نے بھی ہمیں بن مانس بولا تھا کایان نے بھی اپنا حصہ ڈالا:

کیوں کے تم لوگ ہو عینا کے کہنے پر وہ لوگ پھر سے لڑنے لگے جبکہ روحان جو اپنا غصہ ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا غصے سے چیخا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شٹ اپ گائز، جسٹ شٹ اپ اب تم میں سے کسی کی آواز نہ آئے مجھے روحان کے غصے سے کہتے وہ سب پھر سے شریف بن گئے،

کوئی شرم ہے تم لوگوں میں۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟پہلے کلاس میں لڑ رہے تھی اور یہاں، یہ یونی ہے تم لوگوں کا گھر نہیں، ویسے بھی تم لوگ بچے نہیں ہو جو ایسے لڑ رہے ہو روحان نے ان سب پر قہر آلود نظر ڈالتے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(ابے مجنوں یہاں بھائی ڈانٹ رہے ہیں اور توں ہے کہ اپنی لیلا کو چپکے چپکے دیکھنے میں لگا ہوا ہے کایان نے کامل کو چٹکی کاٹتے بولا کیونکہ وہ امل کو دیکھنے میں اتنا مگن تھا کہ اسے روحان کی ڈانٹ بھی نہیں سن رہی تھی"

کیا ہے کامل نے چٹکی کاٹنے پر ہلکی آواز میں غصے سے دریافت کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک بات میرے دماغ میں چل رہی تھی کہ بھائی کی تو اس ٹائم کلاس ہوتی ہے نا پھر بھائی وہاں کیسے آئیں کایان نے کامل سے آہستہ آواز میں کہا'

سہی کہہ رہا ہے روحان تم لوگ بچے نہیں ہو جو ایسے لڑ رہے تھے اب رائم کو دیکھ لو وہ تم لوگوں سے چھوٹی ہے پر کتنی سمجھدار ہے

اسی نے ہمیں بتایا کہ تم لوگ کیسے بیو قوفوں کی طرح لڑ رہے ہو بیر وز جو کافی دیر سے چپ کھڑا تھا رائم کو نظروں کے حصار میں لیے گویا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ بیر وز کی بات سنتے وہ سب منہ اوپر کرتے رائم کو گھورنے لگے،

("کیا ضرورت تھی انکو میرا نام لینے کی اس دن بھی میلے میں انہوں نے میرے ساتھ چیٹنگ کی جسکی وجہ سے میں ہار گئی، اور مجھے باتیں سننی پڑی آج پھر انہی کی وجہ سے یہ سب مجھے چھوڑنے والے نہیں، زہر لگنے لگا ہے یہ مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!امل آپی کا بھائی رائم نے خود سے بڑبڑاتے سب کو ایک نظر دیکھتے جو آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے بعد میں بتاتے ہیں کا اشارہ کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انہیں دیکھتے جیسے ہی بیروز کو دیکھا تو وہ پہلے سے ہی اسے دیکھ رہا تھا، بیروز کی آنکھوں میں دیکھتے رائم کی ایک ہاٹ بیٹ مس ہوئی اس نے جلدی سے اپنی نظروں کا زوایہ بدلہ"

لیکن ابھی بھی وہ اپنے اوپر بیروز کی نظروں کی تپش محسوس کر پا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

بیروز نے بالکل سہی بولا رائم تم لوگوں سے زیادہ سمجھدار ہے تم لوگوں کی عقل تو پتا نہیں گھاس چرنے گئی ہے روحان نے پھر سے انہیں سنایا'

کیا ہوا روحان۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟ یہ کس بات پر تم انکی کلاس لگا رہے ہو ازلان نے ان سب پر ایک نظر ڈالتے روحان کے قریب آتے پوچھا

جبکہ ارزم نے بھی آنکھوں ہی آنکھوں میں بیروز سے سوال کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

روحان لوگوں سے انکی ملاقات کلاس میں ہوئی کیونکہ وہ دونوں انہی کے ڈیپارٹمنٹ کے تھے دوسرا ربیع کی وجہ سے انکی دوستی ہوگئی روحان کو تو وہ پہلے سے ہی جانتے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

روحان سے انکی ملاقات امریکہ میں بزنس کے حوالے سے ہوئی تھی پھر دوستی ہوگئی،

کچھ نہیں یار چھوڑ تو انکو، انکا تو روز کا ڈرامہ ہے روحان نے ان سب کو گھوری سے نوازتے ارزم اور ازلان سے کہا:

جبکہ ایک اجنبی کے سامنے بھی اپنی بے عزتی ہوتے دیکھ انکا منہ بن گیا۔۔۔۔۔۔۔

یہ کون ہے۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟خضر نے انہیں دیکھتے دریافت کیا جبکہ خضر کے پوچھنے پر ان دونوں نے بھی انکی طرف دیکھا

نایاب کو دیکھ ازلان کے ماتھے پر بل پڑے، منہ تو نایاب کا بھی بنا مقابل کو اپنے سامنے دیکھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف سیرت کو اپنے سامنے دیکھتے ارزم خوش ہو گیا جبکہ ارزم کو دیکھتے سیرت کو اسکا مذاق یاد آیا اور اسے نے ناراضگی سے اپنا منہ دوسری طرف کر لیا"

پھر ربیع نے ان سب کا تعارف کروایا جیسے ہی سیرت کے تعارف کی باری آئی ارزم کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ ہے سیرت میری چھوٹی بہن ربیع نے سیرت کو اپنے ساتھ لگاتے مسکراتے بتایا جبکہ یہ سن ارزم کے ساتھ ازلان بھی شاک ہوا،

اسکا میرا مطلب جب میں نے سیرت کو پہلی مرتبہ دیکھا تو اسی لیے میرا دل اسکی طرف کھنچا چلا گیا کیونکہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!ارزم اتنا کہہ کر رک گیا

کیونکہ وہ تیری منکوحہ ہے اس سے تیرا روح کا رشتہ ہے ازلان نے اسکا ادھورا چھوڑا فقرہ مکمل کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ تم سیرت کو کیوں گھور رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟؟ کہیں کوئی پیار والا معاملہ تو نہیں۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!!! روحان نے ارزم کو سیرت کو مسلسل تکتے دیکھ شرارت سے پوچھا، وہ تینوں اس وقت ایک سائیڈ پر کھڑے تھے جبکہ باقی سب اپنی باتوں میں لگے ہوئے تھے:

یار اسکے پاس پرمنٹ حق ہے اسے گھورنے کا اور سیرت نہ بولو اسے بھابھی بولو ازلان نے مسکراتے روحان کے سر پر بم پھوڑا کیونکہ اس معاملے کے بارے میں انہوں نے ابھی روحان کو کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟ روحان نے الجھتے پوچھا"

مطلب یہ کہ ارزم صاحب کا بچپن میں ہی نکاح ہو گیا تھا جس کا پتا ہمیں یہاں آنے سے پہلے چلا ازلان نے روحان کو شروع سے لے کر سب بتا دیا یہ بھی کہ ارزم اس نکاح کو ختم کرنا چاہتا تھا'

اتنا سب ہو گیا تم لوگوں نے مجھے بتایا بھی نہیں ویسے جناب کے اب ارادے کیا ہے۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟؟ روحان نے پہلے ارزم کو گھورتے پھر اسکے سیرت کو مسلسل دیکھنے والی بات پر کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سیرت کو اپنے دل کے قریب رکھنے کا ارزم نے مسکراتے جواب دیا جبکہ اسکی بات سن وہ دونوں بھی مسکرائے، مسکرانے سے ازلان کی گالوں پر ڈمپل پڑے جو کسی نے بہت غور سے دیکھے"

لیکن تبھی ازلان کی نظر نایاب پر پڑی جو خضر سے باتیں کر کے ہنس رہی تھی یہ سب دیکھ ازلان کو غصہ آیا اس لیے وہ فون کال کا کہتا وہاں سے گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

❤❤

"کادین کی جب آنکھ کھولی تو اسکے اپنے سر میں شدید درد محسوس ہوا ابھی وہ سر کو پکڑے ہوئے تھا جب اپنے سینے پر بھاری بوجھ محسوس کرتے سر اٹھاتے دیکھا، جیسے ہی اسکی نظر دانین پر پڑی تو اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی وہ دانین کو دھکا دیتے جلدی سے بیڈ سے اٹھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ دانین جو مزے سے سو رہی تھی کادین کے دھکا دینے سے زمین پر گری جس سے اسکی کہنی پر چوٹ لگی'

ت۔۔۔ت۔۔تم میرے روم میں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟؟اور یہ میرے سر میں اتنا درد

کیوں ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟کادین نے غصے سے اپنے سر کو پکڑے پوچھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ دانین ابھی مقابل کے دھکے کے شاک سے نہیں نکلی تھی اسکے سوال پر حیرانگی سے اسے دیکھا:

وہ۔۔۔۔۔۔۔

یہ تم نے میری شرٹ کیوں پہنی ہے۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟دانین خود کو سنبھالتی جیسے ہی مقابل کی طرف آئی،وہ اسے اپنی شرٹ میں دیکھ اور خود کو شرٹ لیس دیکھ غصے سے اسکی دونوں بازو دبوچتے چلایا جبکہ مقابل کے اس سوال نے دانین کو ہلا کر رکھ دیا'

میں کچھ پوچھ رہا ہوں نا۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟؟جواب دو مقابل نے اسکی بازو میں اپنی انگلیاں گھاڑتے دھاڑتے پوچھا،دانین مقابل کے غصے کو دیکھ ڈر گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ک۔۔۔۔۔ک۔۔۔۔۔کیونکہ سری۔۔۔۔۔ی۔۔۔یہ آپ نے ہی مجھے دی تھی جب۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟دانین کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیسے مقابل کے سوال کا جواب دے اس لیے ڈرتے کہتے بات ادھوری چھوڑی:

دانین کے جواب نے مقابل کو کافی کچھ سمجھادیا جسکی وجہ سے دانین کے بازو پر مقابل کی گرفت ڈھیلی پڑی، وہ دانین کو چھوڑتے لڑکھڑاتے پیچھے ہٹا جبکہ دانین روتے اپنے بازو سہلانے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ن۔۔۔ نہیں تم جھوٹ بول رہی ہوں میں نشے میں بھی کسی کے ساتھ برا نہیں کر سکتا کیسے ہو سکتا ہے یہ سب۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!! مجھے کچھ یاد کیوں نہیں آ رہا۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟ کادین کو صرف اتنا ہی یاد آیا جب اس نے ڈرنک کی تھی اس سے آگے اسے کچھ یاد نہیں آرہا تھا'

اس لیے اس نے غصے سے روم کی تمام چیزیں پھینکنا شروع کر دی پھر اپنے بالوں کو نوچتے کہنے لگا، دانین مقابل کا پاگل پن دیکھ مزید رونے لگی۔۔۔۔۔۔۔

سر سنبھالے خود کو دانین نے جب مقابل کو پھر سے خود کو چوٹ پہنچاتے دیکھا تو اس سے برداشت نہیں ہوا اور مقابل کو بازو سے پکڑتے روکنے کی کوشش کرنے لگی"

تمھی ہو سارے فساد کی جڑ جب تمہیں پتا تھا کہ میں نشے میں ہوں تو تم میرے روم میں کیا لینے آئی۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟ مقابل کو جب کچھ سمجھ نہ آیا تو پھر سے اپنا غصہ دانین پر نکالتے ایک بار پھر اسکے بازو کو دبوچ گیا اور اپنی سرخ آنکھیں اسکی آنکھوں میں گاڑتے دھاڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔۔۔۔!!!!!!!اب مجھے سمجھ آیا یہ سب تمہارا پلین ہے نا تم نے سوچا ہو گا بندہ نشے میں ہے اسے کونسا کچھ یاد رہے گا صبح کو، کیوں نا اسے ایسے پھنسا کر پیسے حاصل کر لیے جائے مقابل نے خود ہی سوچتے دانین سے کہتے اسے چھوڑا:

جبکہ مقابل کی بات سن دانین نے بے یقینی سے اسے دیکھا، کئی آنسو اسکی آنکھوں سے گرے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بولو سہی کہا نا میں نے۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟؟ویسے تم غریب لڑکیوں کی یہی پرابلم ہے پیسے کے لیے کچھ بھی کر جاتی ہوں اپنی عزت تک داو پر لگا دیتی ہوں

۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!ویسے جب میں نے تمہیں پہلی مرتبہ دیکھا تھا تو مجھے لگا تم بہت معصوم ہو'

لیکن تم بھی ویسی ہی نکلی،

دیکھو نا اب اگر تم اتنی ہی معصوم ہوتی تو ایک نامحرم کے روم میں ایسے اسکی شرٹ میں ہوتی۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!!نہیں ہوتی لیکن تمہارے دل میں تو پہلے ہی چور تھا اسی لیے تم نے میرے نشے میں ہونے کا فائدہ اٹھایا اور میرے ساتھ رنگ۔۔۔۔۔۔

اس پہلے مقابل مزید بکواس کرتا دانین کی برداشت جواب دے گئی اور اس نے مقابل کو زوردار تھپڑ مارا جس سے مقابل کی زبان کو بریک لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بس مسٹر کادین چوہدری بس بہت بول لیا آپ نے اور بہت سن لیا میں نے، اگر میں غریب گھر کی ہوں تو اسکا یہ مطلب نہیں آپ میرے کردار پر انگلی اٹھائے دانین نے غصے سے کہتے اپنے آنسو صاف کیے"

جبکہ اسکی بات پر کادین نے طنزیہ مسکراہٹ سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکرائے مت مسٹر کادین چوہدری۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیونکہ جو سب ہمارے درمیان ہوا اس میں آپکی مرضی بھی شامل تھی اور ہاں۔۔۔۔۔۔۔۔، ایک بات اور میں ایک عزت دار لڑکی ہوں اسی لیے ایک نامحرم کے نہیں بلکہ اپنے شوہر کے روم میں اسکے ساتھ ایک بستر پر سوئی،

کل رات آپ نے ہی مجھ سے زبردستی کورٹ میرج کی تھی اسی لیے جب آپ نے مجھے اپنی محبت کا یقین دلایا تو میں نے آپکو اپنے نزدیک آنے دیا لیکن اب مجھے احساس ہو رہا ہے میں نے بہت بڑی غلطی کر دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیونکہ کل رات تو آپ بڑی بڑی باتیں کر رہے تھے کہ میں کچھ نہیں بھولوں گا"

ہمیشہ تمیارا خیال رکھوں گا لیکن صبح ہوتے ہی آپکو سب بھول گیا اور آپ نے اپنی امیری کا روعب مجھے دکھانا شروع کر دیا،،،،،،،، ویسے آپکی یہ باتیں سن کر اب مجھے خود سے گھن آرہی ہے کہ کیوں میں آپکی باتوں میں آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور آپکو اپنے نزدیک آنے دیا مجھے خود کے وجود سے نفرت ہو رہی ہے حالانکہ ہمارے درمیان ایک جائز رشتہ قائم ہوا تھا لیکن آپ نے اسے بھی ناجائز قرار دیا مقابل کی باتوں نے دانین کو اتنا غصہ دلایا کہ وہ غصے سے مقابل کو دھکا مارتے پھر اسکے سینے پر مکے مارتے چیختے بولی:

وہ غصے سے اس پر چلاتے روتے روتے نیچے بیٹھ گئی کیونکہ اس ستمگر کی باتوں نے اسکے دل کے ٹکرے کر دیے تھے جن کا درد اسکے لیے ناقابل برداشت ہو رہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ دانین کی باتوں سے کادین کو بھی دھندلا دھندلا کچھ مناظر دکھنے لگے جب وہ دانی کو کورٹ میرج کے لیے فورس کر رہا تھا

اگر پھر بھی آپکو میری باتوں پر یقین نہیں تو یہ پیپرز دیکھ لیجیے گا شاید آپکو یاد آجائے مسٹر کادین چوہدری دانین۔۔۔۔۔۔اس ستمگر کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی اس لیے اپنے آنسو صاف کرتے غصے سے اٹھی"

اور سائیڈ ٹیبل پر پڑے میرج پیپر اٹھاتے کادین کے منہ پر مارتے طنزیہ بولی پھر مزید وہاں نہ رکتے بھاگتے واش روم میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ کادین نیچے سے پیپر اٹھاتے انہیں دیکھنے لگا جس پر ان دونوں کے سائن تھے پھر اپنے دماغ پر زور ڈالتے یاد کرنے کی کوشش کرنے لگا

سوائے دھنلے مناظر کے اسے کچھ نظر نہ آیا اس لیے وہ غصے سے اپنا ہاتھ دیوار پر مارتے روم سے نکل گیا'

جبکہ دانین واش روم میں آتے شاور آن کرتے دھاڑے مار کر رونے لگی آج وہ خود سے ہار گئی تھی وہ کسی کو بتا بھی نہیں سکتی تھی کہ اسکے ساتھ کا ستم ہوا، سوائے آنسو بہانے کے اس لیے وہ پانی میں بھیگتی اپنا سارا درد آنسوؤں کے ذریعے بہادینا چاہتی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ سب کا انٹرویو نہیں ہو گا کیونکہ سر نے جن کو اپوئنٹ کرنا تھا کر لیا ہے اس لیے آپ سب جاسکتی ہے لڑکی نے باس کے کیبین سے باہر آتے وہاں پر موجود سب لڑکیوں سے کہا'

جبکہ لڑکی کے بولنے پر دانین بھی اپنی سوچوں سے باہر نکلی وہ کافی دن سے اپنی امی سے
جھوٹ بول کر جاب ڈھونڈ نکلتی تھی لیکن ابھی تک اسے کہیں جاب نہیں ملی تھی آج
وہ اس کمپنی میں انٹرویو کے لیے آئی تھی مگر یہاں بھی اسے کچھ نہ ملا۔۔۔۔۔۔۔۔
راحد نے اسے بہت بار فون کر کے پوچھا کہ وہ آفس کیوں نہیں آرہی لیکن وہ طبیعت
خرابی کا کہہ کر اسے چپ کروا دیتی تھی
دوسری طرف کادین کو برا تو لگ رہا تھا کہ اسکی وجہ سے ایک لڑکی کی زندگی خراب
ہو گئی کیونکہ اسے سب یاد آگیا تھا لیکن ابھی وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اب کیا کرے اوپر
سے دانین آفس بھی نہیں آرہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امی سائیں میں نے آپ سے کچھ کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!وہ ابھی تک کیوں
نہیں ہوا۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟ بہاس نے نسرین بیگم کے روم میں آتے غصے سے
دریافت کیا۔۔۔۔۔۔۔۔
جبکہ نسرین بیگم جو ملازمہ سے اپنی ٹانگیں دبوا رہی تھی بہاس کو غصے میں دیکھ انہیں باہر
جانے کا اشارہ کیا

بہاس میں نے تم سے تب بھی کہا تھا اب پھر کہہ رہی ہوں کہ سلمہ اور بشیر ہمارے پاس کام کرتے ہیں انکی بیٹی نہیں، اس لیے میں منت کو تمہارے کام کرنے کا نہیں بول سکتی ویسے بھی سلمہ اور بشیر اپنے بچوں کو کبھی کام نہیں کرنے دیں گئے اور تمہارے کاموں کے لیے میں نے تمنا کو بول دیا ہے اب سے وہ تمہارے سارے کام کریں گئ نسرین بیگم نے بہاس کو سمجھانے کی کوشش کرتے آخری بات دوٹوک کہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرے کام صرف منت کریں گئ اگر اسکے علاوہ آپ نے کسی کو میرا کام کرنے بھیجا تو اسکے انجام کی ذمہ دار آپ ہو گئ امی سائیں،،،،،،اور رہی بات بشیر کی تو وہ صرف ہمارے حکم کا غلام ہے اس لیے وہ ہمیں کسی بات کے لیے منع نہیں کر سکتا بہاس نے دوٹوک بولا"

جب سے منت نے اسے یہ کہا تھا کہ کوئی اسے تنخواہ دیں کر بھی اسکے کام کرنے کا بولے تب بھی وہ اسکے کام نہیں کریں گئ اس دن سے بہاس کے اندر آگ لگی ہوئی تھی وہ منت کو ہر حال میں اپنے آگئے ملازمہ بنے دیکھنا چاہتا تھا'

لیکن۔۔۔۔۔۔۔۔

بس امی سائیں اگر آپ بات نہیں کرنا چاہتی تو میں خود ان سے بات کر لوں گا لیکن
میرے سارے کام تو منت ہی کریں گئی چاہے جیسے مرضی بہاس غصے سے کہتا وہاں سے
سیدھا کواٹر کی طرف گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
منت آج صبح
سے ہی گھر کی صفائی کرنے لگی ہوئی تھی ساری صفائی کرنے کے بعد اب وہ گھوڑی
لگاتے اس پر چڑھ کر پنکھا صاف کر رہی تھی
اس نے دوپٹے کو کمر پر باندھ رکھا تھا بالوں کا جوڑا کیے جس میں سے بہت سے لٹے اسکے
چہرے کا طواف کر رہی تھی'
وہ ایک ہاتھ میں پانی کا باول پکڑے اس میں سے کپڑا بھگو بھگو کر پنکھا صاف کر رہی تھی
جب بہاس غصے میں کواٹر میں داخل ہوا اور منت کے قریب پہنچتے ہی اونچی آواز میں
اسکے بابا کا پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
منت جو اپنے ہی دھیان میں کام کر رہی تھی بہاس کے اچانک پکارنے پر ڈر گئی جسکی وجہ
سے اسکے ہاتھ میں پکڑے باول میں موجود گندا پانی بہاس کے سر پر گرتے اسے بھگو گیا
باول کے گرنے کے ساتھ ساتھ منت بھی اپنا بیلنس برقرار نہ رکھ
پائی:

اس پہلے وہ گرتی بہاس نے مہارت سے اسے تھام گیا جبکہ منت نے اپنی آنکھیں ڈر سے بند کی ہوئی تھی جب منت کو محسوس ہوا کہ وہ گری نہیں

تو اس نے فٹ سے اپنی آنکھیں کھولتے سیدھا بہاس کی آنکھوں میں

دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔

جو پہلے ہی اسے بہت پیار سے دیکھ رہا تھا منت بھی اسکی آنکھوں میں کھونے لگی لیکن جلد

ہی اسے ہوش آگیا:

چھوڑے مجھے منت کے کہتے ہی بہاس بھی ہوش میں آیا اور دوسرے ہی پل مقابل نے

اسے چھوڑ دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟منت نے اپنی کہنی کو سہلاتے غصے سے بولا

جبکہ بہاس جو یہ سوچ رہا تھا کہ اسے اچانک کیا ہو گیا تھا جلدی سے خود پر قابو پاتے

مصنوعی غصہ چہرے پر لایا"

کیونکہ جو پہلے والا غصہ تھا وہ تو منت کو دیکھ پتا نہیں کہاں چلا گیا

کونسی بد تمیزی۔۔۔۔۔۔۔!!!!!بد تمیزی تو وہ تھی جو تم نے مجھ پر گندا پانی پھینکا

بہاس نے اپنی قیمض میں سے سمیل لیتے گویا'

وہی جو ابھی آپ نے مجھے چھوڑا رہی بات گندے پانی کی تو وہ آپکی غلطی کی وجہ سے ہی آپ پر گرا میں نے شوق سے نہیں گرایا منت نے کھڑے ہوتے ترک بہ ترک جواب دیا

تم نے خود ہی تو بولا تھا چھوڑے مجھے تو میں نے چھوڑ دیا اور میری کونسی غلطی ۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟ تم نے جان بوجھ کر مجھ پر پانی پھینکا بہاس کو نا جانے کیوں آج منت سے لڑ کر مزہ آرہا تھا"

چھوڑنے کا مطلب یہ نہیں تھا کہ آپ مجھے زمین پر گرا دے۔۔۔۔۔۔!!!!! آپ مجھے کھڑا بھی کر سکتے تھے اور اگر آپ نے مجھے گرانا ہی تھا تو پہلے ہی نا پکڑتے، اور آپ کی غلطی یہ ہے کہ آپ نے اونچی آواز میں بول کر مجھے ڈرایا جسکی وجہ سے یہ سب ہوا منت اپنی کمر پر دونوں ہاتھ رکھتے لڑاکا عورتوں کی طرح غصے سے بولی'

پہلے بھی تم ہی میری جھولی میں آکر گری تھی ورنہ میں کہاں تمہیں پکڑنے والا تھا۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟ مقابل نے منت کو ایسے دیکھ اپنی مسکراہٹ چھپاتے مصنوعی غصے سے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

اوہ ریلی منت نے مقابل کو گھورتے دریافت کیا

یس آفکورس مقابل نے اسے نظروں کے حصار میں لیتے جواب دیا

اور آپکو یہ غلط فہمی کیسے ہوئی۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟منت نے طنزیہ پوچھا'

ویسے ہی جیسے تمہیں ہوئی مقابل نے گھوڑی سے ٹیک لگاتے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے کونسی غلط فہمی ہوئی۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟منت نے الجھتے پھر سے پوچھا

یہی کہ غلطی میری تھی مقابل کسی صورت ہار ماننے کو تیار نہیں تھا:

یہ میری غلط فہمی نہیں آپ بھی اچھے سے جانتے ہے غلطی آپکی تھی بس اب آپ ماننا نہیں چاہتے منت نے مقابل کی بات سن غصے سے کہنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھے سے جانتا ہوں تو اسی لیے کہہ رہا ہوں غلطی تمہاری تھی اگر تم کسی کو گھوڑی نیچے سے پکڑا کر اوپر چڑھی ہوتی تو شاید میری آواز سے ڈر کر بھی نا گرتی مقابل کو کافی دیر سے اپنے کپڑوں سے الجھن ہو رہی تھی، اسی لیے وہ منت کو جواب دیتا وہاں سے گیا جبکہ منت اسے جاتا دیکھ دانت پیستی رہ گئی۔۔۔۔۔

روحان آپ مجھے سوال سمجھا دیں گئے۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟روحان لائبریری میں بیٹھا اپنا کام کر رہا تھا جب اِما نے اسکے پاس آتے اپنی بک آگئے کرتے پوچھا'

روحان پہلی بار اِما کے منہ سے اپنے لیے بھائی نہ سن بہت خوش ہوا کیونکہ اس نے اسے صرف اسکا نام لے کر پکارا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کونسے سوال ہے بتاو۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟مقابل نے اِما کو اپنی ساتھ والی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے اسکی بک پکڑتے سوال کیا"

یہ والے ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،جو مجھ سے حل ہی نہیں ہو رہے اِما نے منہ بناتے کہا کیونکہ وہ کافی دیر ان سوالوں پر سر کھا پانے کے بعد اسکے پاس آئی تھی:

ہممم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں اِما کبھی کبھی ایسا ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔،منہ بنانے کی ضروت نہیں میں سمجھا دیتا ہوں روحان کہتے ہی اسے سوال سمجھانے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سمجھ آیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟روحان نے اِما کو اتنے اچھے سے سوال سمجھائے کہ اسے فورا سمجھ آ گئے لیکن اب روحان کے پوچھنے پر اس نے انکار کر دیا:

نہیں۔۔۔۔۔۔،ابھی بھی تھوڑا تھوڑا ہی سمجھ آیا اِما کو روحان کا ساتھ اچھا لگ رہا تھا اس لیے جھوٹ بول دیا"

اچھا کوئی نہیں،،،،،،میں پھر سے سمجھا دیتا ہوں

اِما کے جواب پر وہ مقابل اسے پر سے سمجھانے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ اِما جسے سوال پہلے ہی سمجھ آ گئے تھے وہ ٹیبل پر کہنی رکھتے اسے پیار بھری نظروں سے دیکھنے لگی

حنا جو روحان کو ڈھونڈ ھتے ڈھونڈتے لائبریری پہنچ گئی تھی اسے اِما کا روحان کو ایسے تکنا غصہ دلا گیا لیکن پھر خود کو نارمل کرتی انکی طرف آئی۔۔۔۔۔۔۔

روحان تم یہاں ہو۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟میں کافی دیر سے تمہیں ڈھونڈ رہی تھی حنا نے روحان کے بائیں سائیڈ والی چیئر پر بیٹھتے کہا؛

حنا کے بولنے پر اِما ہوش میں آتے جلدی سے سیدھی ہو کر بیٹھی جبکہ روحان بھی اسکی جانب متوجہ ہوا"

تم کیوں مجھے ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟روحان نے سپاٹ انداز میں دریافت کیا جبکہ حنا کا آنا اما کو غصہ دلا گیا۔۔۔۔۔۔۔

(یہ چڑیل یہاں دیکھو پہنچ جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!! کبھی پیچھا ہی نہیں چھوڑتی اِما نے حنا کو گھورتے دل میں بڑبڑایا'

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔۔

New Era Magazine

اچھا مذاق تھا روحان۔۔۔۔۔۔۔، تم نے ہی تو مجھے کہا تھا کہ تم مجھے سوال سمجھا دو گئے۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!حنانے اپنی خفت مٹانے کے لیے جلدی سے گویا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ بعد میں سمجھ لیجیے گا آپی۔۔۔۔۔۔،ابھی وہ مجھے سمجھا رہے ہیں روحان کے کچھ بھی بولنے سے پہلے ہی اِما نے جان بوجھ کر اسے آپی کہتے جواب دیا"

میں تمہیں آپی نظر آتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟حنانے آپی والی بات کو پکڑتے غصے سے سوال کیا جبکہ مقابل اِما کے حنا کو آپی کہنے پر اپنی مسکراہٹ روکنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

آپ مجھ سے دو تین سال تو بڑی ہے۔۔۔۔۔۔،اس حساب سے میں آپکو آپی ہی کہوں گئی۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!!!اِما نے اسکے غصے سے لال چہرے کو دیکھ مزے سے گویا'

پھر کیا ہوا اگر دو تین سال بڑی ہوں، تم مجھے میرے نام سے ہی پکارو حنا نے اس کو کھا جانے والی نظروں سے گھورتے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں ہمارے ہاں بڑوں کو انکے نام سے نہیں پکارا جاتا۔۔۔۔۔،اس لیے میں آپکو آپی حنا ہی کہوں گئی

اِمانے معصوم سامنہ بناتے پھر سے اسے چڑایا:

حنا تم بتاو کہاں سے سمجھنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟اور

اِما تم۔۔۔،جو میں نے ابھی تمہیں سمجھایا ہے۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!!اتنی دیر وہ

کرنے کی کوشش

کرو روحان نے انہیں مزید کچھ بھی بولنے کا موقع دیے بغیر ان دونوں سے

کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

کیونکہ روحان اچھے سے جانتا تھا کہ روحان

کا حنا کو امپورٹنس دینا اِما کو جیلس کرے

گا اس لیے اس نے جان بوجھ کر یہ کیا'

اسے بعد میں بھی سمجھا سکتے تھے یا منع بھی

کر سکتے تھے۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!لیکن انہیں تو ہمیشہ اس چڑیل کو مجھ پر فوقیت دینی

ہے اِما غصے سے

اپنا رجسٹر پکڑے منہ میں بڑبڑائی۔۔۔۔۔۔

روحان سوال تو حنا کو سمجھا رہا تھا لیکن اسکا سارا دھیان اِما پر ہی تھا

اِمانے جلدی سے سوال حل کرتے جیسے ہی روحان کی طرف دیکھا تبھی اسکی نظر حنا پر پڑی، جو جان بوجھ کر روحان کے ہاتھ کو ٹچ کرنے کی کوشش کر رہی تھی اِما کا یہ دیکھ پارہ ہائی ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

روحان۔۔۔۔۔۔۔۔، اِمانے اونچی آواز میں اسے

پکارا جس پر لائبریری میں بیٹھے سٹوڈنٹس

کے ساتھ ساتھ وہ دونوں بھی اسے حیرانگی

سے دیکھنے لگے '

وہ مجھ سے سوال حل نہیں ہو رہا۔۔۔۔۔۔۔۔، آپ

پھر سے سمجھا دے پلیز اِما کو جب یہ احساس

ہوا کہ اسے اونچا نہیں بولنا چاہیے تھا تو آہستہ

سے گویا ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

اِما یہ تم آرام سے بھی بتا سکتی تھی اتنی اونچی آواز میں پکارنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!!اور پہلے میں حنا کو سمجھا دوں پھر تمہیں سمجھتا ہوں،

مقابل نے اسے گھورتے کہا؛

جبکہ حنا اسے ڈانٹ پڑتے دیکھ خوش ہو گئی

سوری۔۔۔۔۔۔،اِما کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے اس لیے وہ چہرہ نیچے کیے بولتے اپنی بکس اٹھاتے وہاں سے گئی۔۔۔۔۔۔

اِما کے ایسے جانے سے روحان کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ اسے اِما کو حنا کے سامنے نہیں بولنا چاہیے تھا'

لگتا ہے تمہاری کزن۔۔۔۔۔۔!!!!!!

حنا آ گئے تم خود کر لینا روحان اسکی بات کو اگنور کرتے لائبریری سے نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے مسٹر اکڑو آپ مجھ سے دوستی کرنے کے لیے اتنے پاگل ہونگے۔۔۔۔۔۔۔، کہ اسکا جواب لینے کے لیے یہاں یونی تک آ جائیں گئے میں نے سوچا نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!عینا نے جیسے ہی شایان کو دیکھا تو اسکے پاس آتے مسکراتے کہا۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ اسکی بات پر شایان نے آئی بروا چکائی'

آپ کچھ زیادہ خوش فہم نہیں ہو رہی مس چوہدری۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟شایان نے طنزیہ پوچھا"

اس میں خوش فہم ہونے کی کونسی بات ہے مسٹر اکڑو۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟عینا نے مسکراتے گویا:

یہی کہ میں آپ سے دوستی کرنے کے لیے پاگل ہو گیا ہوں۔۔۔۔۔۔!!!!!!!مانا کہ میں نے آپکو دوستی

کی آفر کی، لیکن اسکا یہ مطلب تو ہر گز نا

تھا کہ میں آپ سے دوستی کرنے کے لیے مرا

جا رہا ہوں شایان نے آرام سے جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو پھر۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟عینا جو اس دن سے جز بز کا شکار تھی کہ مقابل نے اچانک دوستی کی آفرکیوں کی موقع ملتے پوچھا"

تو پھر یہ کہ میں نے آپکو دوستی کی آفر صرف اس لیے کی تھی کہ ہم قسمت سے کہیں نا کہیں مل ہی جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔،اور ہماری چھوٹی موٹی تکرار ہو جاتی ہے تو میں نے سوچا

جب قسمت میں ہمارا ملنا ہی لکھا ہے تو پھر اس روز روز کی تکرار سے بہتر ہے ناہم دوستی کر لیں۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!لیکن آپ نے تو یہی سمجھ لیا کہ

میں آپ سے دوستی کرنے کے لیے پاگل ہوا بیٹھا ہوں، مقابل نے عینا کو تفصیل سے جواب دیتے اسکے چہرے کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ کی بات میں دم تو ہے لیکن پھر آپ یونی کیا لینے آئے۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟عینا نے پھر سے سوال کیا:

یہ یونی ہے جہاں کوئی بھی آسکتا ہے۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!ویسے بھی میری بہنے اور کزنز یہی پڑھتے ہیں تو ان سے ملنے آیا تھا اب آپکی تفشیش ختم ہو گئی ہے تو میں جاو۔۔۔۔۔۔۔۔،شایان نے مکمل طور پر عینا کو یہ یقین دلانے کی کوشش کی کہ وہ اسکے لیے یونی نہیں آیا تھا،

اس لیے اسے کہتے وہاں سے جانے کے لیے آگے بڑھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنی دوستی کی آفر کا جواب تو لیتے جائیں

مسٹر اکڑو۔۔۔۔۔۔۔۔،عینا نے مقابل کو پیچھے سے ٹوکتے بولا"

جبکہ اسکی بات سن شایان مسکرادیا کیونکہ اسکا پلان جو کام یاب ہو گیا تھا عینا سے دوستی کرنے کا؛

مجھے آپکی دوستی کی آفر قبول ہے مسٹر اکڑو۔۔۔۔۔۔۔،عینا نے مقابل کے پلٹتے مسکراتے بتایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دیٹس گڈ۔۔۔۔۔۔،اب جب ہم دوستی کی شروعات کر ہی رہے ہیں تو پھر پرانی باتوں کو بھی بھول جانا چاہیے اس لیے آج سے آپ مجھے اکڑو نہیں کہیں گئی۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!بلکہ میرے نام سے پکارے گئی مقابل کی بات سن عینا ہنس پڑی"

ٹھیک ہے آج سے میں آپکو شانی کہہ کر پکار گئی۔۔۔۔۔۔،عینا کے شانی کہنے پر مقابل کو ایمان یاد آگئی اور وہ سارا درد بھی جو اسکی ایمان نے سہا:

آپ سے بعد میں ملاقات ہو گئی عینا۔۔۔۔۔۔،ابھی مجھے کچھ کام یاد آگیا میں چلتا ہوں شایان آنکھوں پر گلاسز لگاتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یار کیوں نا آج پارٹی کی جائے وہ بھی کسی

اور کے پیسوں کی۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!آن نے مسکراتے

رائم اور عزہ سے کہا:

جبکہ اسکی بات سن وہ عجیب نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

جب پارٹی کرنی ہی ہے تو پھر اپنے پیسوں

سے ہی کر لیتے ہیں کسی اور کے پیسوں سے کیوں۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟؟ویسے بھی

ہمارے پاس

پیسے ہے تو۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!پھر ہم کیوں کسی سے

ادھار لے۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟؟رائم نے آن کی سوچ پر

ماتم کرتے بولا:

سہی بول رہی ہے رائم۔۔۔۔۔۔۔،عزہ نے بھی اسکی بات سے سہمت ہوتے گویا جبکہ

ان دونوں کی بات پر آن نے سر پیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔

میں کسی سے پیسے ادھار لینے کا نہیں کہہ رہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!

پھر۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟؟رائم اور عزہ نے ایک ساتھ پوچھا؛

پھر یہ کہ ہم مفت میں اسکے پیسوں سے پارٹی کریں گئ،آن نے مسکراتے کہا جبکہ اسکی

بات

پر وہ دونوں اسے گھورنے لگی:

تم نے کیا کسی کو پاگل سمجھ رکھا ہے۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟جو مفت میں ہمیں اپنے

پیسوں سے پارٹی کرنے دے گا عزہ نے غصے سے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یار پہلے میری پوری بات سن لو،،،،،،میرے پاس ایک پلان ہے جس سے وہ خود ہمیں

پیسے دے

گا آن کہتے ہی انہیں پلان بتانے لگی

یار مجھے نہیں لگتا یہ کامیاب ہوگا۔۔۔۔۔۔،اگر

سامنے والے کو پتا چل گیا ہم نے اس سے جھوٹ بولا ہے پھر ہماری خیر نہیں رائم نے

پلان نے سنتے اپنے رائے دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے یار کچھ نہیں ہوگا تم ایسے ہی ڈری جارہی ہوں عزہ نے جلدی سے

گویا۔۔۔۔۔۔۔

پر۔۔۔۔۔۔۔

آن تم بتاو کس کو الو بنانا ہے۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟عزہ نے رائم کو بولنے کا موقع نا

دیتے آن سے پوچھا؛

وہ جو سامنے وائٹ شلوار قمیض میں ہے اسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!!آن نے ایک

لمبے سے مرد کی طرف اشارہ کیا جسکی انکی طرف پیٹھ تھی

جائے گا کون۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟عزہ نے

اگلا سوال کیا جبکہ رائم چپ کر کے انکی کاروائی ملاحضہ فرما رہی تھی'

میں۔۔۔۔۔۔،آن نے اپنی طرف اشارہ کیا پھر ان دونوں کو وہی روکنے کا کہتے خود

اس مرد کی طرف گئی۔۔۔۔۔۔۔

ایکسوز می۔۔۔۔۔،آن نے اسے مخاطب کیا لیکن جیسے ہی وہ پلٹا تو اسے دیکھ آن کے

ساتھ ساتھ دور کھڑی رائم بھی شاک ہوئی:

قادن بھائی رائم نے جیسے ہی بولا تو عزہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی"

تم جانتی ہو اسے۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟عزہ نے پوچھا،

یہ میرا کزن بردار ہے،بہت غصے والا بھی ہے اب ہماری خیر نہیں۔۔۔۔۔۔،کیونکہ

بھائی جلدی ہی جھوٹ سچ میں فرق کر لیتے ہیں رائم نے ڈرتے

عزہ کو بتایا جبکہ رائم کی بات سن عزہ کو بھی پکڑے جانے سے خوف آیا۔۔۔۔۔۔۔۔

تم۔۔۔۔۔۔۔، میرا مطلب ہے آپ آن پہلے اونچی آواز میں بولی لیکن پھر جلدی سے

اپنی ٹون چینج

کی کیونکہ اسے پیسے جو چاہیے تھے؛

اگر تمہیں پھر سے وہی بکواس کرنی ہے۔۔۔۔۔!!!!!!!!تو مجھے سننے میں کوئی

انٹرسٹ نہیں قادن دوٹوک کہتے جیسے ہی جانے لگا آن نے اسکے آگے آتے اسے

روکا۔۔۔۔۔۔۔۔

اب میرا راستہ کیوں روکا ہے۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟ قادن نے غصے سے سوال کیا

دیکھئے میں بہت بڑی پرابلم میں ہوں۔۔۔۔۔!!!!!!!!!!!آپ تو مجھے پہلے سے

جانتے ہیں چاہے تکرار کے حوالے سے،،،،،،، لیکن جانتے تو ہے پلیز میری مدد کر

دیں آن نے معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑتے آنکھوں میں نمی لاتے کہا"

😊😊 لیکن افسوس قادن اسکی ایکٹنگ سے

بالکل امپریس نہیں ہوا 😂😂

ارے آن خان کیسے پرابلم میں ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟آخر وہ خان خاندان

کی چراغ

جو ہے، اسکے نزدیک پر ابلم نے بھٹکنے کی کوشش بھی کیسے کی۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟

قادن اسکا مذاق

اڑاتے گویا ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟! گر میں خان خاندان کی

ہوں، پر ابلم تو کسی کو بھی ہو سکتی۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!

آپ اگر اس دن والی بات کا بدلہ لے رہے ہیں تو

میں اسکے لیے آپ سے معافی مانگتی ہوں کہ

میں نے آپکو برا بھلا کہا۔۔۔۔۔۔، لیکن پلیز میری

مدد کر دیں آن نے پھر سے کوشش کی قادن کو اپنی باتوں کے جال میں پھنسانے کی"

(ارے یہ کیا 😮 آن خان۔۔۔۔۔۔، قادن شاہ سے وہ بھی معافی مانگ رہی ہیں

😂 یہ کیسے پوسیبل ہوا،،،،،، ویسے قادن کا ڈائیلوگ یہ ہونا چاہیے

تھا ہیں ناں گائز آپکو بھی یہی لگتا

ہے 😊😊😊)

پہلے تو قادن کا دل نہیں مانا کہ وہ سچ کہہ رہی

ہے لیکن جب اس نے سوری بولا تو اسے لگا کہ وہ سچ میں پر ابلم میں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بتاو کیا پرابلم ہے۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟ قادن نے اسے دیکھتے دریافت کیا:

وہ دراصل مجھے داخلے کے لیے پیسے چاہیے،،،،،،،اور گھر پر کوئی فون نہیں اٹھا رہا میں

نے بہت سے سٹوڈنٹ سے بھی مدد مانگی مگر کسی نے کی نہیں آج لاسٹ ڈیٹ ہے

۔۔۔۔۔۔،اگر آج داخلہ نا بھیجا تو میں پیپر نہیں دے پاوں گئی آن نے اپنی نقلی آنسو

صاف کرتے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ اب قادن کو اس پر ترس آیا

لیکن اتنی جلدی داخلے تو جاتے نہیں۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!!تم کونسی کلاس میں

ہو۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟ قادن کے دماغ میں پھر سے سوال ابھرا

وہ اس بار جلدی جا رہے ہیں ویسے بھی آپکو میری کلاس سے کیا

لینا۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟آن نے جلدی سے جواب دیا کہ کہیں وہ اسکا جھوٹ پکڑ ہی نہ

لیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور ویسے بھی اگر آپ نے میری مدد نہیں کرنی

تو ایسے ہی بتا دیں۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!!یہ بار بار مجھ

سے سوال کیوں پوچھ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟ایک اور بات میں آپکے پیسے

لے کر بھاگ تھوڑی جاوں گئی لٹا دوں گئی آپکو،،،،،،،،آن نے قادن کو

کچھ بھی سوچنے کا موقع نا دیتے جلدی سے

پھر سے بولا،

تاکہ قادن اس سے مزید سوال نا پوچھے؛

اچھا کتنے پیسے چاہیے۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟ قادن نے

اسکی باتوں سے تنگ آتے وولٹ سے پیسے ن

کالتے دریافت کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں خود لے لیتی ہوں۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!آن مقابل کے ہاتھ سے وولٹ لیتی خود

پیسے نکالنے لگی جبکہ قادن اسکی حرکت پھر اسے دیکھنے لگا

یہ لے اپنا وولٹ اور تھینکس میری مدد کرنے کے لیے،،،،،،،،،، میں آپکے پاس آپکو

لٹادوگی بائے۔۔۔۔۔۔۔، آن پیسے نکالتے جلدی سے قادن کو

وولٹ دیتے تھینکس کہتے وہاں سے بھاگ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ قادن اسکی جلد بازی پر حیران ہوا پھر دوبارہ سے اسکی باتیں سوچنے لگا جیسے

وہ سوچ رہا تھا وہ سب سمجھتا جا رہا تھا"

اپنے شک کو یقین میں بدلنے کے لیے اس نے

ایک لڑکے کو روکتے پوچھا کہ کسی کلاس کے

داخلے جارہے ہیں۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟!اسکے جواب نے

اسکے یقین پر مہر لگادی کہ آن نے اس سے

جھوٹ بولا:

آن خان میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں، قادن غصے سے بولتا آگے بڑھ

گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے اسکے بارے میں نہیں سوچنا،،،،،،،ویسے بھی وہ جسکے ساتھ مرضی ہو مجھے اس

بات سے

کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!!مجھے اس سے کوئی رشتہ نہیں

رکھنا نا نفرت کا نا محبت کا۔۔۔۔۔۔۔،آج پھر نایاب کو خضر کے ساتھ دیکھ ازلان کے

اندر آگ لگی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن وہ سمجھ نہیں پارہا تھا کہ کیوں وہ نایاب

کو کسی کے ساتھ دیکھ نہیں پارہا،

جبکہ

اب اس نے سوچ لیا تھا اسے نایاب سے کوئی

بدلہ نہیں لینا وہ صرف اسکا دردناک ماضی

تھی، اور اس دن جو اس نے اسکے بازو پر اپنے

نام لکھا وہ سب بھی اس نے غصے میں کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور جب یہ بات ارزم کو پتا چلی تو اس نے

بھی اسے سمجھایا، ویسے بھی نایاب کے علاوہ

بھی اسکی زندگی میں بہت سے ایسے لوگ ہیں

جن کو انکے انجام تک پہنچانا اسکے لیے نایاب

سے بدلہ لینے سے بھی زیادہ اہم ہے:

اس لیے اب وہ صرف اپنے مقصد پر کونسٹریٹ

کرنا چاہتا تھا تا کہ وہ اپنی ماں سے کیا وعدہ

پورا کر سکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے معلوم تھا کہ روحان اور اس گروپ کے سارے افراد کا انہیں خاندان سے تعلق

ہے، پھر بھی اس

نے ان سے دوستی کی کیونکہ اسکی دشمنی صرف بڑوں سے ہے چھوٹوں سے نہیں؛

اورازلان شاہ کے دشمنی کرنے کے بھی کچھ

اصول ہے وہ اپنی دشمنی میں بھی کبھی کسی

کے خاندان کو درمیان میں نہیں لاتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آوچ۔۔۔۔۔۔،ازلان خود سے بڑبڑاتا جا ہی رہا تھا

جب اپنا بازو کھنچنے پر رکا،دوسری طرف

نایاب جو اپنے دھیان میں ازلان کے پاس سے

گزر رہی تھی اپنا دوپٹہ کھنچنے سے گلے پر

دباو پڑنے پر بولی۔۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔۔۔۔!!!!!!نایاب نے جیسے ہی ازلان کو دیکھا جسکے بازو کے بٹن میں

اسکا دوپٹہ اٹکا ہوا تھا

گویا ہوئی:

جبکہ اسے دیکھتے ازلان کو پھر سے تھوڑی دیر

پہلے نایاب کو خضر کے ساتھ دیکھے مناظر یاد

آئیں۔۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے نایاب اپنا دوپٹہ نکالنے کے لیے آگے بڑھتی ازلان جو پہلے ہی غصے میں تھا

اسے دیکھتے مزید غصہ آیا"

اور اس نے اسے سخت نظروں سے گھورتے

اپنے بٹن سے دوپٹہ کھینچ کر نکالا، زور سے

کھینچنے سے بٹن ٹوٹنے کے ساتھ دوپٹہ بھی

پھٹ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کیا کیا آپ نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟؟نایاب نے جیسے

ہی اپنے پھٹے دوپٹے کو دیکھا تو غصے سے

سوال کیا:

جبکہ ازلان اسکی بات کو اگنور کرتا آگئے بڑھ

گیا؛

آپ ایسے نہیں جا سکتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!!پہلے

میری بات کا جواب دیں یہ کیوں کیا آپ نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟؟؟نایاب

نے جلدی سے آگے

بڑھتے مقابل کو کلائی سے پکڑا"

جبکہ اسکے کلائی سے پکڑنے پر مقابل نے

غصے سے اسے ایک جھٹکے سے اپنی جانب

کھنچا،نایاب جو اس سب کے لیے تیار نا تھی ایسے اچانک کھنچنے پر مقابل کے سینے سے

جا لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

اب سین یوں تھا کہ نایاب مقابل کے سینے سے

لگی اپنے دونوں بازو اسکے گرد لپیٹے کھڑی

تھی اور مقابل کے ہونٹ اسکے ماتھے کو چھو

رہے تھے'

وہ دونوں اس وقت جہاں کھڑے تھے وہاں

سٹوڈنٹ بہت کم تھے،اکا دکا سٹوڈنٹ ہی آس

پاس سے گزر رہے تھے

تم نے میری کلائی پکڑنے کی ہمت بھی کیسے کی۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟؟؟مقابل نے

ایک جھٹکے سے

نایاب کو خود سے دور کرتے غصے سے دریافت کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے کوئی شوق نہیں ہے آپکی کلائی پکڑنے کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!!!مجھے بس

اس بات کا جواب

چاہیے آپ نے میرا دوپٹہ کیوں پھاڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟؟؟نایاب نے بھی

غصے سے پوچھا؛

تمہیں دوپٹے کے پھٹنے کا افسوس ہے یا تم اسے خود نہیں نکال پائی اس بات کا

۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟مقابل نے اسکے سوال پر طنزیہ کہا

آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟نایاب نے الجھتے بولا:

یہی کہ شاید تم نے یہ سوچ لیا ہو گا کہ اب میرا دوپٹہ اس کے بٹن میں الجھ گیا ہے میں

اب جاؤ گئی پھر وہ جیسے فلموں میں نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!!!ویسے میں

تمہیں دیکھنا

شروع کر دوں گا لیکن یہ حقیقی زندگی ہے

جس میں ایسا کچھ نہیں ہو گا ازلان نے طنزیہ مسکراہٹ سے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ اسکے جواب پر نایاب اسے گھورنے لگی:

مجھے بھی پتا ہے یہ حقیقی زندگی ہے جس

میں ایسا کچھ نہیں ہوتا ویسے بھی میں ایسے شوق نہیں پالتی۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!!!

رہی بات دوپٹے

کی تو وہ میں اس لیے کہہ رہی تھی کہ

اگر آپ آرام سے نکال دیتے تو نا میرا نقصان

ہوتا نا آپ کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔، نایاب نے غصے سے کہتے مقابل کو گھورا"

اوہ۔۔۔۔۔۔، تو تمہیں اپنے نقصان کی فکر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!

ویسے یہ دوپٹہ اتنا مہنگا بھی

نہیں تھا خیر یہ لو شاید اس سے تمہارے

ایسے چار دوپٹے آجائیں،،،،،،، مقابل نے

نایاب کا ہاتھ پکڑتے اس پر نوٹ رکھتے غرور

سے گویا۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!!خضر میں آرہی ہوں تم وہی

روکو نایاب مقابل کو کچھ سنانے ہی والی

تھی جب خضر کی کال آتے دیکھا فوراً سے

پک کرتے بولی"

جبکہ اسکے منہ سے خضر سن مقابل کا غصہ پھر سے عود آیا اور وہ اس پر ایک قہر آلود نظر ڈالتے غصے سے واک آوٹ کر گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

جاری ہے...

نوٹ

عشق از ایمان چوہدری پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تا کہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین